دفتر افسر اعلی تعلقات عامہ

جامعہ ملیہ اسلامیہ

پریس ریلیز

شعبہ تعلیمی مطالعات، شعبہ تعلیمات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے قومی کمیشن برائے حقوق انسانی (این ایچ آرسی) کے اشتراک سے بچوں کے حقوق سے متعلق یک روزہ تربیتی پروگرام کا انعقاد کیا

New Delhi, August 8, 2025

شعبہ تعلیمی مطالعات، شعبہ تعلیمات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے قومی کمیشن برائے حقوق انسانی (این ایچ آرسی) کے اشتراک سے مورخہ چھ اگست دو ہزار پچیس کو بچوں کے حقوق سے متعلق یک روزہ تربیتی پروگرام منعقد کیا۔ پروفیسر کوشل کشور، ڈاکٹر زیبا تبسم، ڈاکٹر قاضی فردوسی اسلام اور ڈاکٹر سمیر بابو اہم پروگرام کے منتظمین تھے۔

ہندوستان میں بچوں کے حقوق کی حالت، چیلنجز اور ان سے نبرآزما ہونے جیسے اہم شعبوں کا ناقدانہ جائزے کے سلسلے میں پروگرام میں ماہرین، اسکالرز اور طلبہ شامل ہوئے۔ دن بھر جاری رہنے والے پروگرام کا خاکہ مختلف موضوعات کے تحت تیار کیا گیا تھا جو اہم شخصیات کی شرکت کے ساتھ اختتامی جلسے پر ختم ہوا۔

جسٹس وی۔ راما سبرامنیم، چیئر پرسن این ایچ آرسی نے اپنے کلیدی خطبے میں بچوں کے حقوق سے متعلق قانون سازی اور حقیقی معنوں میں ان پر عمل آوری کے درمیان فاصلے کو دور کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔ انھوں نے اپنی گفتگو میں سرکاری پالیسی میں بچوں کی آواز کو نظرانداز کیے جانے کی طرف توجہ دلائی اور اداروں سے اپیل کی کہ وہ اس سلسلے میں علامتی کاموں سے اوپر اٹھ کر ایسے ٹھوس اور منظّم کام کریں جو بچوں کی خود مختاری اور عزت و آبرو کا لحاظ کرے۔

شعبہ تعلیمات کی ڈین پروفیسر جیسے ابراہم نے بھی افتتاحی جلسے میں بچوں کے حقوق سے متعلق اپنے بیش قیمت خیالات پیش کیے۔

پروگرام کا پہلا تکنیکی سیشن قاضی فردوسی اسلام نے لیا جس میں انھوں نے آئینی شرائط اور انسانی حقوق کے آفاقی اعلامیے جیسے بین الاقوامی آلہ کاروں پر خصوصی توجہ کے ساتھ ایک جامع تعارف پیش کیا۔ ان کا پرزینٹیشن پروگرام میں آئندہ ہونے والے تمام اجلاسوں کے لیے تصوراتی بنیاد فراہم کیا جس میں بنیادی حقوق کو انصاف اور مساوات کے وسیع تر عالمی مباحث سے جوڑا گیا تھا۔

دوسرا سیشن نیلم سنگھ کا تھا جس میں انھوں نے خاص طور پر بچے کے حقوق سے متعلق اپنی توجہ مرکوز رکھی۔ انھوں نے بچوں کے حقوق سے متعلق اقوام متحدہ کے کنوینشن (یو این سی آرسی) کے بنیادی اصول کو مفصل انداز میں بتایا اور کنونشن میں شامل اختیاری پروٹوکول کی بھی وضاحت کی۔ ان کے سیشن میں ہندوستان کے مقنّنہ کا ردعمل خاص طور سے بچہ مزدوری (ممانعت اور ضابطہ) ایکٹ انیس سو چھیاسی کا ذکر بھی شامل تھا جس سے عالمی فریم ورک اور مقامی توثیقی میکانزم کے درمیان عدم ارتباط سے متعلق بصیرت میں اضافہ ہوا۔

تیسرا سیشن چارو مکر کا تھا جس میں انھوں نے بچوں کے لیے مفت اور لازمی تعلیم حق ایکٹ دو ہزار نو کے کا تفصیلی جائزہ لیا۔ دیہی اور شہری علاقوں میں اس قانون پر عمل آوری کی مشکلات کو واضح کیا اور نظام میں موجود علاحدگی کا خواہ وہ ذات کی بنیاد پر ہو یا معذوری کی بنیاد پر ہو یا صنف یا سماجی و معاشی حالت کی بنیاد پر ہو تنقیدی نقطۂ نگاہ سے جائزہ لیا۔ اسی سیشن میں بچہ مزدوری (ممانعت اور ضابطہ) ایکٹ انیس سو چھیاسی پر از سر غور کرتے ہوئے 'مضر' اور 'غیر مضر' کام کی زمرہ بندی پر سوالات قائم کیے اور کس طرح یہ قانونی تیاری غیر رسمی شعبے میں برسر کار بچوں کی حقیقی زندگی کی گرفت میں لینے سے قاصر ہے اسے بھی بتایا۔

چوتھے اور آخری سیشن میں بچوں کے حقوق سے متعلق زیادہ قانونی نوعیت کی گفتگو ہوئی۔ بات چیت بچوں کے لیے انصاف (بچوں کی دیکھ بھال اور نگہ داشت) ایکٹ دو ہزار پر مرکوز تھی خاص طور سے گم شدہ بچوں اور بچوں کی حفاظت سے متعلق خدمات کے سلسلے میں۔ جنسی زیادتیوں کے خلاف تحفظ (پی او سی ایس او) ایکٹ دو ہزار بارہ پر بھی تفصیلی گفتگو ہوئی۔ بات چیت میں رضامندی، کریمنلائیزیشن اور قانونی پختہ کاری اور بچوں میں نفسیاتی ترقی کے درمیان حد فاصل کی پیچیدگی کے ارد گرد کئی اہم سوالات اٹھائے گئے۔ شرکا سے کہا گیا کہ قانون کی رسمی حد بندیوں سے بالاتر ہو کر غور و فکر کریں اور نظام میں موجود ساختیاتی زیادتیوں میں سدھار کے سلسلے میں غور و فکر کریں۔

اختتامی اجلاس بہت شان دار رہا۔ پروگرام کی مہمان خصوصی محترمہ بھارتی علی ممتاز ڈولپمنٹ پروفیشنل اور سماجی کارکن تھیں جنھیں بچوں اور خواتین کے حقوق سے متعلق انتیس سالہ تجربہ ہے۔ ایچ اے قیو: سینٹر فار چائلڈ رائٹس اینڈ پریزینٹ آف چائلڈ رائٹس اینڈ سسٹین ایبلیٹی ٹرسٹ (سی آر ایس ٹی) کی ایکزیکیٹو ڈائریکٹر انھوں نے اپنی پر مغز گفتگو میں شرکا کے لیے مذکورہ موضوع نئی بصیرت فراہم کی۔

انھوں نے مختلف سماجی پس منظروں کے حامل بچپن کی یکساں تعریفات کرنے کے رجحان پر دوبارہ غور کرنے کے لیے کہا۔ اس کے بجائے انھوں نے کہا کہ ٹیلر میڈ، عمر کے مناسب پروگرام جو حد فاصل کے حقائق جیسے ذات، صنف، معذوری اور طبقہ کے حقائق ہیں ان کو تسلیم کرتے ہوئے تعریف وضع کی جائیں۔ ہندوستان میں اطفال حقوق کی بابت بات کرتے ہوئے انیس سو نوے کے بعد ویلفیر پر مبنی اپروچ سے رائٹ بیسڈ فریم ورک کی طرف شفٹ کو اجاگر کیا جو جیوینائل جسٹس ایکٹ اور بچوں سے متعلق بڑھتی ایجنسیوں کی قانون سازی کے اہم میل کے طور پر مشہور ہے۔

ڈاکٹر سمیر بابو نے دن بھر کی کاروائی سے متعلق تفصیلی رپورٹ پیش کی۔ انھوں نے ہر اجلاس میں پیش کیے پرزینٹیشن کی تلخیص پیش کرنے کے ساتھ ایسے پروگراموں کی اہمیت بھی بتائی جس سے معلمین، محققین اور پالیسی سازوں کو طفل مرکوز نظام کو تیار کرنے میں مدد ملے گی۔

ڈاکٹر زیبا تبسم، اسسٹنٹ پروفیسر کے اظہار تشکر کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا جس میں انھوں نے این ایچ آر سی، مہمان مقررین، فیکلٹی اراکین، طلبہ رضا کاروں اور شرکا کا شکریہ ادا کیا۔ مندوبین نے شرکا کو شرکت کی اسناد تقسیم کیں جو نہ صرف تربیتی پروگرام کے اختتام کا استعارہ تھا بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں بچوں کے حقوق کو برقرار رکھنے اور ان کی وکالت کے تئیں تازہ ترعہد کی شروعات بھی تھی۔

پروفیسر صائمہ سعید
افسر اعلیٰ، تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ